SOIL FERTILITY SURVEY & SOIL TESTING INSTITUTE
LAHORE

حکومت پنجاب

کلکل کی بہتر پیداوار کے لیے کھادوں کی سفارشات

محمد ندیم اقبال، شہزادہ منور مہدی، لیاقت علی، حافظ ریاض احمد

ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی پنجاب
ٹھوکر نیاز بیگ ملتان روڈ لاہور

فون نمبر: 042-99260323 فیکس نمبر: 042-99260322

ای میل ایڈریس director_sfri@yahoo.com ویب سائٹ www.sfripunjab.gov.pk

کلکل کے لیے کھادوں کی سفارشات

تعارف:

یہ پودا بیل کی شکل کا ہوتا ہے اس کی بیلیں سات آٹھ فٹ تک پھیل جاتی ہیں۔ ان بیلوں پر ڈوڈے لگتے ہیں۔ ہر ڈوڈے میں عموماً تین دانے بنتے ہیں کلکل کا پھول سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ بیج بونے کے دو ماہ بعد بیلوں پر پھول آنا شروع ہو جاتے ہیں اور ڈوڈوں میں بیج بنتے ہیں ڈوڈے پکتے ہی ان کی چنائی کر لی جاتی ہے۔ یونانی طب میں یہ پودا اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی جڑیں پتے اور بیج سب ہی انتہائی مفید ہیں۔

زمین کا انتخاب اور تیاری:

کلکل کی کاشت کے لیے سیلابہ اور کلراٹھی زمین بالکل موزوں نہیں اس کے علاوہ یہ ہر قسم کی زمین میں کاشت کیا جاسکتا ہے۔ گرم مرطوب آب و ہوا کلکل کی بیلوں کی پھیلائی میں اہم ثابت ہوتی ہے زیادہ پانی اور سایہ بیلوں کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔

کھادوں کا استعمال:

کاشت سے ایک ماہ پہلے زمین میں سات آٹھ گڈے فی ایکڑ کھاد گوبر جو کہ اچھی طرح گل سڑ چکی ہو زمین میں پھیلا دینی چاہیے۔ زمین میں پانچ چھ مرتبہ ہل و سہاگہ چلا کر اسے باریک کر لینا چاہیے تا کہ کھیت برابر ہو اور پانی یکساں مقدار میں دیا جاسکے علاوہ ازیں ایک بوری ٹرپل فاسفیٹ زمین کی تیاری کے دوران شامل کرنے سے بہترین نتائج سامنے آتے ہیں۔

طریقہ کاشت:

کلکل کی فصل میں بیج 3 سے 4 کلوگرام فی ایکڑ کافی ہوتا ہے۔ 20 فروری سے مارچ کے آخر تک بوائی کے لیے موزوں وقت ہے دو فٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بنا کر ان کے سروں پر 1 بیج چھ سات انچ کے فاصلے پر لگایا جاتا ہے۔ بیج کی گہرائی ایک انچ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے ورنہ اُگاؤ پر برا اثر پڑتا ہے۔ سات آٹھ فٹ چوڑے کیارے بنائے جاتے ہیں ان کیاروں کے درمیان پانی کے لیے نالی بنائی جاتی ہے ان کیاروں کے دونوں کناروں پر سات آٹھ انچ کے فاصلے پر بیج بویا جاتا ہے۔ جب بیلیں چھ سات انچ کی ہو جاتی ہیں تو ان کے گرد چھڑیاں گاڑی جاتی ہیں یا انہیں کسی درخت کے چھاپوں پر چڑھا دیا جاتا ہے۔ اس طرح بیلوں کے ڈوڈے خوب لگتے ہیں۔

آب پاشی:

پہلا پانی بوائی کے ساتھ ہی دیا جاتا ہے صرف کھالیوں کو پانی سے بھر دیا جاتا ہے اور اس کی نمی بیجوں کو جو کہ کھالی کے دونوں اطراف بوئے گئے ہوتے ہیں پہنچ جاتی ہے۔ پہلے دو تین پانیوں کے ساتھ اس کا اُگاؤ مکمل ہو جاتا ہے باقی پانی دس بارہ دن کے وقفہ سے لگاتے رہیں۔

برداشت:

فصل جون میں پھول نکالتی ہے اور ڈوڈے بنا شروع ہو جاتے ہیں جس میں بیج بنتے ہیں ہر ڈوڈے میں تین دانے بنتے ہیں۔ یہ ڈوڈے اکتوبر میں پک جاتے ہیں پہلے بننے والے ڈوڈے پہلے پک جاتے ہیں اور انہیں چن لیا جاتا ہے اور بعد میں بننے والے ڈوڈے دیر سے پکتے ہیں اس لیے وقفہ وقفہ سے ڈوڈوں کی مناسب چنائی ہوتی ہے۔ دسمبر کے آخر میں بیلیں سردی اور کورے سے سوکھ جاتی ہیں اور انہیں کاٹ لیا جاتا ہے۔ اس کی پیداوار 150 کلوگرام فی ایکڑ حاصل ہوتی ہے۔ اچھی فصل سے 200 کلوگرام فی ایکڑ بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

''مختلف کھادوں میں موجود اجزا کی تفصیل (فیصد)''

کھاد	فیصد		
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش
ڈی۔اے۔پی	18	46	0
مونو امونیم فاسفیٹ	11	48	0
ٹرپل سپر فاسفیٹ	0	46	0
امونیم سلفیٹ	21	0	0
امونیم نائٹریٹ	26	0	0
نائٹروفاس	23	23	0
یوریا	46	0	0
پوٹاشیم کلورائیڈ	0	0	60
پوٹاشیم سلفیٹ	0	0	50
سنگل سپر فاسفیٹ	0	14	0
سنگل سپر فاسفیٹ	0	18	0

''مختلف کھادوں میں موجود عناصر صغیرہ کی تفصیل (فیصد)''

مونو ہائیڈریٹ	21 فیصد زنک
ہیپٹا ہائیڈریٹ	33 فیصد زنک
مینگا نیز سلفیٹ	30 فیصد مینگا نیز
کاپر سلفیٹ	24 فیصد کاپر
فیرس سلفیٹ	20 فیصد آئرن
بوریکس	11 فیصد بورون
بورک ایسڈ	17 فیصد بورون